اسلام میں جہاد کا مقام

مولانا محمد منشا کاشف فیصل آباد   قسط نمبر ۲

اسلام میں جہاد کی اہمیت اور فضیلت

چند آیتیں اور حدیثیں درجہ ذیل جن سے معلوم ہو گا کہ اسلام میں جہاد کی کتنی تاکید بیان کی گئی ہے اور کس قدر اہمیت ہے اور اس میں حصہ لینے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنے بڑے بڑے درجے اور وعدے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا

۱۔ وجاهدوا فی الله حق جهاده هو اجتباكم

اور جدوجہد کرو اللہ کی راہ میں جیسا کہ جدوجہد کا حق ہے اس نے اپنے دین کیلئے تم کو منتخب کیا ہے

۲۔ دوسری آیت میں خدا تعالیٰ نے خاص مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا

یایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکفرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم۔ (پ٦ سوره المائده)

ترجمہ: اے ایمان والو: تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو خدا کی محبوب ہو گی اور وہ بھی خدا سے محبت رکھتی ہو گی۔ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر خدا کی راہ

میں جہاد کرتے رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے خدا تعالیٰ بڑی وسعت والا زبردست علم والا ہے۔

اللہ رب العزۃ جو قادر و غالب ہیں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس پاک دین سے مرتد ہو جائے تو وہ اسلام کی قوت گھٹا نہیں دے گا اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ان لوگوں کو اس سچے دین کی خدمت پر مامور کرے گا جو ان سے ہر حیثیت میں اچھے ہوں گے جن کے اوصاف مذکورہ بالا آیت میں بیان ہوئے ہیں کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے محبوب ہوں گے وہ اس سے محبت کریں گے۔ مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے اور کافروں پر سخت تیز رو ہوں گے اور خدا کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی پیش کریں گے وہ لوگ کسی سے نہیں ڈرتے، ڈرتے ہیں تو صرف خدا تعالیٰ سے۔ حضور کے صحابہ کا یہی شان ہے جس کا ذکر سورۃ الفتح میں فرمایا

والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم

وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں آپس میں محبت رکھنے والے ہیں اور کافروں پر تیز رو اور سخت ہیں۔

جہاد کے معنی ہیں کسی ناپسندیدہ چیز کو دفع کرنے میں انتہائی کوشش کرنا۔ یہ کوشش کبھی ہتھیار سے ہوتی ہے کبھی زبان سے کبھی قلم سے کبھی کسی اور طریق سے۔

حضور اکرم ﷺ نے مجاہد کی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

مثل المجاهد فی سبیل الله کمثل الصائم القائم--- القانت بایت الله لایفتر من صیام ولا صلوٰة حتی یرجع المجاهد فی

سبیل اللہ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ خدا کی راہ میں لڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ روزے رکھنے والا عبادت گزار اور قرآن خوان جو کبھی روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں تھکتا جب تک کہ وہ جہاد سے واپس نہ آئے۔

ایک اور حدیث میں ہے حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی کے دن ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا

ان قتلت فاین انا قال فی الجنة فالقی تمرات فی یدہ ثم قاتل حتی قتل۔ (بخاری و مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب القتال فی الجهاد)

عرض کیا کہ اگر میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں یہ سن کر اس شخص نے اپنے ہاتھ کی کھجوروں کو پھینک دیا اور اس کے بعد لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

جامع ترمذی میں آپ ﷺ نے فرمایا

لایکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن تکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمة اللون لون الدم الریح ریح المسک

یعنی جو کوئی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ خوب ہی جانتا ہے کہ اس کی راہ میں زخمی ہونے والا کون ہے تو وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے خون میں رنگت تو خون کی ہوگی اور خوشبو مشک کی مہکتی ہوگی۔

مطلب یہ ہوا کہ شہیدوں اور مجاہدوں کا بہت بڑا درجہ و مرتبہ ہے لیکن شہادت وہی ہے جو قواعد و شرائط کے موافق ہو جو شریعت میں مقرر ہیں۔ خالص اللہ کی رضامندی کیلئے ہو نہ دنیاوی غرض کیلئے اور جو لوگ جہاد چھوڑ دیں خواہ وہ جہاد

جانی ہو، مالی ہو، زبانی ہو تو حدیث میں ان کی بڑی مذمت آئی ہے ابن ماجہ صفحہ ۲۰۳ میں ہے۔

من لقي الله وليس له اثر في سبيله لقى الله وفيه ثلمة

یعنی جو شخص قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہیں تو وہ عیب دار سمجھا جائے گا یعنی اس کو اس وقت شرمندگی ہو گی۔ ابن عمر کی روایت میں یہ لفظ ہیں

وتركتم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لاينزعه حتى ترجعوا الى دينكم۔ (احمد)

نبی ﷺ نے فرمایا (جب تم خرید و فروخت تجارت اور جانور گائے بیل اور کھیتی باڑی میں جی لگا لو گے)۔

(نماز روزہ و تبلیغ دین) حتی کہ جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر ذلت کو ڈال دے گا۔ پھر جب تک تم اپنے دین کو ٹھیک نہ کرو گے تب تک ذلت دور نہ ہو گی۔

آج مسلمان پریشان، مصیبتوں میں مبتلا ہیں اور ہماری مسجدوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور شہید کیا جا رہا ہے۔ مسلمان حکمران اپنی کرسی کی فکر میں ہیں چاہیئے یہ تھا مسلمانوں کی تمام حکومتیں بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور ہر قسم کا لین دین بند کر دیتیں اور جہاد کا اعلان کر دیا جاتا۔

دو قطرے دو نشان خدا کو پیارے ہیں

عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ليس شئ احب الى الله من قطرتين واثرين قطرة دموع من خشية الله و قطرة دم تهراق فى سبيل الله واما الاثر ان فاثر فى سبيل الله

واثر فی فریضة من فرائض الله تعالیٰ رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب۔ (بحوالہ مشکوٰة)

ترجمہ:۔ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پیارے ہیں ایک تو خدا کے خوف سے نکلا ہوا آنسو کا قطرہ، اور دوسرا اس خون کا قطرہ جو خدا کی راہ میں بہایا جائے اور دو نشانوں میں سے ایک نشان تو وہ ہے جو خدا کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان خدا کے فرائض میں سے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدہ وغیرہ کا نشان)

جہاد سے جی چرانے والوں کیلئے وعید

حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا کرتا زخمی ہو جاتا ہے وہ بھی خدا کو محبوب ہے خدا کی راہ لڑنے والے کے خون کا قطرہ بھی خدا کو پسندیدہ ہے۔ آج ہم غور کریں کہ ہمارے دلوں میں جہاد کا کتنا شوق ہے۔ ہم جہاد کرنے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں موت نہ آ جائے جہاد نہ کرنے والوں کیلئے خداتعالیٰ نے ارشاد فرمایا

الم ترالی الذین خرجو امن دیارهم وهم الوف حذرالموت فقال لهم الله موتو اثم احیاهم۔ ان الله لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ وقاتلوا فی سبیل الله واعلموا ان الله سمیع علیم۔ (البقره)

ترجمہ:۔ اے پیغمبر۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے پس ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مر جاؤ تم۔ پھر اس نے ان کو زندہ کیا بیشک اللہ تعالیٰ فضل والا ہے۔ لوگوں پر اور لیکن اکثر

لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور تم لڑو اللہ کے راستہ میں اور تہہ دل سے جان لو کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

جہاد کا حکم نازل ہونے کے بعد جان کے خوف سے کچھ لوگ جہاد میں جانے سے پہلو تہی کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر جہاد کی تاکید فرمائی اور اس تاکید سے پہلے ایک قصہ بیان فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بستی کے آٹھ ہزار کے قریب آدمی وبا سے ڈر کر اپنی بستی چھوڑ بھاگے اور بستی کو چھوڑ کر جہاں گئے تھے وہاں اللہ کے حکم سے ایک دم میں سب مر گئے اور پھر ایک نبی کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر زندہ کیا۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ موت جب آنے والی ہوتی ہے تو وہ ہر حال میں آتی ہے کوئی موت سے بچا نہیں سکتا۔ تفسیر ستاری۔ جو لوگ خود بھی جہاد میں حصہ نہیں لیتے بلکہ دوسرے لوگوں کو جہاد کرنے سے نفرت دلاتے ہیں خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

الذین قالو الا خوانهم وقعدوا لو اطاعونا ماقتلوا قل فادر ءوا عن انفسكم الموت ان كنتم صادقين۔ (پارہ۴ سورة آل عمران آیت۱٦٨)

ترجمہ:۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی بابت کہا کہ اگر وہ بھی ہماری مان لیتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دو۔

اللہ عزوجل یہاں جس مصیبت و تکلیف کا ذکر فرما رہے ہیں وہ غزوہ احد کی مصیبت و تکلیف ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کے تقریباً ستر صحابہ کرام شہید

ہوئے تھے اور اس سے دو گنی مصیبت مسلمانوں نے کافروں کو پہنچائی تھی یعنی غزوہ بدر میں ستر کافر واصل جہنم کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں تقریباً ستر ہی کافروں کو قید کر لیا گیا تھا۔ مذکورہ آیت میں فرمایا جب مسلمانوں کو تکلیف پہنچی تو کافر اور منافق لوگ خوش ہوئے اور کہنے لگے اگر نہ جاتے جہاد کرنے تو مارے نہ جاتے تو اللہ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو موت کو ہٹا کر دکھاؤ موت ہر ایک پر آنے والی ہے۔ مسلمان جہاد کرتے مارے جائیں تو ان کی موت شہادت کی موت ہے اور کافر کی موت جہنم میں لے جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اور جگہ ارشاد فرمایا

این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ

ترجمہ: تم جہاں بھی ہو گے تم کو موت پا لے گی اگرچہ تم مضبوط برجوں میں کیوں نہ ہو۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سیف من سیوف اللہ سپہ سالار عساکر اسلام نے عین اپنے انتقال کے وقت فرمایا تھا کہاں ہیں موت سے ڈرنے والے لڑائی سے جی چرانے والے دیکھیں کہ میرا جوڑ جوڑ راہ خدا میں زخمی ہو چکا ہے سارے جسم میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تیر، تلوار، نیزہ، برچھا نہ لگا ہو لیکن دیکھو آج میں اپنے بستر پر فوت ہو رہا ہوں۔ میدان جنگ میں فوت نہ ہوا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا

یایہ الذین امنوا لاتکونوا کالذین کفروا وقالو لا خوانھم اذا ضنر بوا فی الارض اوکانو اغزی لوکانو عندنا ما ماتوا وما قتلوا لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبھم واللہ یحی و یمیت واللہ بما تعملون بصیر۔ (پارہ۴ سورت آل عمران)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کفر کیا اور اپنے

بھائیوں سے کہنے لگے جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ ہی قتل کئے جاتے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خیال کو اللہ نے ان کی دلی حسرت کا سبب بنا دے اور اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اللہ تمہارے ہر ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو کافروں جیسے فاسد اعتقاد رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے کفار کا خیال تھا کہ سفر یا لڑائی میں جو مرے ہیں وہ اگر سفر یا لڑائی نہ کرتے تو نہ مرتے اللہ نے فرمایا موت و حیات تو میرے قبضہ میں ہے مارنا زندہ رکھنا تمام امور میرے ہی ارادہ سے ہیں۔

دوسری آیت سورت آل عمران کی نمبر ۱۵۷ اور ۱۵۸ میں ہے کہ راہ خدا میں قتل ہونا یا مرنا خدا کی رحمت و مغفرت کا ذریعہ وسیلہ ہے اور یہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ولئن قتلتم فی سبیل اللہ اومتم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون۔ یایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفرلکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھر ومسکن طیبۃ فی جنت عدن۔ ذلک الفوز العظیم۔ (پارہ۲۸ سورۃ صف۲۴)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت اور ایسے سودے کا پتہ دے دوں جو دردناک عذاب سے تم کو نجات دلا دے۔ (وہ یہ ہے کہ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر تم ایمان کو استوار کرو اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنے جی جان سے جدوجہد کرو (یعنی دل و جان اور مال سے جدوجہد کرو) یہ نہایت ہی اچھا سودا

ہے تمہارے لئے اگر تمہیں سمجھ بوجھ ہو (اگر تم نے اللہ و رسول پر ایمان اور اس کی راہ میں جان و مال سے کوشش کی یہ شرط پوری کر دی تو) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو (عالم اخرت کے) ان باغوں میں داخل کر دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور غیر فانی جنت کے عمدہ مکانوں میں تم کو بسائے گا یہ تمہاری بڑی کامیابی اور بامرادی ہے۔

مذکورہ آیت اپنی تفسیر آپ ہے مکمل تشریح اس میں بیان کی گئی ہے۔ اور سورہ توبہ کے چھٹے رکوع میں ارشاد ہے۔

انفروا خفا فاوثقالاً وجاهدوا باموالكم وانفسكم فى سبيل الله۔ ذٰلكم خيرلكم ان كنتم تعلمون۔ (پارہ۱۰ سورت توبہ)

ترجمہ: چل پڑو اللہ کے دین کی کوشش کیلئے۔ خواہ تم ساز و سامان کے لحاظ سے ہلکے ہو یا بھاری اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہو۔

اس سے چند ہی آیتیں پہلے یہ تنبیہ بھی کی گئی ہے اور اب اس آیت میں تنبیہ کی گئی ہے خالق کائنات نے ارشاد فرمایا

الا تنفرو يعذبكم عذاباً اليماً و يستبدل قوماً غيركم ولا تضر وه شيأ والله على كل شئى قدير۔ (پارہ۱۰ سورة التوبہ رکوع٦)

ترجمہ:۔ اگر تم دین کی کوشش کیلئے اور راہ خدا میں جہاد کیلئے قدم نہ نکالو گے تو اللہ تم کو دردناک عذاب دے گا اور بجائے تمہارے کسی دوسری قوم سے اپنا کام لے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور اسے ہر چیز کی قدرت ہے۔

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ جان اور مال کا سودا کیا ہے اس کے بدلے

باقی صفحہ پر

جنت ملے گی جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله فيقتلون و يقتلون و عداً عليه حقا فى التوراة والانجيل والقرآن ومن اوفى بعهده من الله فاستبشر وا ببيعكم والذى بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم۔ (پارہ۱۱ سورة التوبہ رکوع۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اموال اور ان کی جانیں جنت کے عوض میں خرید لی ہیں وہ راہ خدا میں جہاد کریں پس ماریں اور مریں یہ خدا کا حتمی وعدہ ہے۔ جو مجاہدین سے کیا گیا ہے توریت میں بھی انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے پس تم خرید و فروخت کے اس معاملہ پر خوش ہو جاؤ جو تمہارا خدا سے ہوا ہے اور یہ بہت بڑی فلاح اور کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ایمانداروں کو ان کے مال اور جان کے عوض میں بہشت دیں گے۔ یہ اس کا بڑا فضل و کرم و احسان ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ راہ خدا میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو مارتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں اسی لئے جنت کے مستحق ٹھہرے ہیں گو ان پر قتل واقع نہ ہو لیکن جب ان کا امتحان جہاد میں ہو گیا۔ اور انہوں نے جان دینے میں پیش قدمی کی تو اب ان کو بہشت کا ملنا لازمی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ پاک صادق الوعدہ ہے وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا سو اس لین دین پر خوش ہونا چاہیئے کہ بڑے نفع کی تجارت ہے اس سے بڑھ کر اور کیا مراد ملے گی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا کہ یہ وہ بیع ہے جس کے بعد واپسی کی کوئی صورت ہم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ اپنے

فضل سے ہم ناتوانوں کو بھی ان مومنین کے زمرہ میں محشور فرمائے (آمین فتح و ابن کثیر)

مومنین کے زندگی موت خدا کیلئے وقف ہونی چاہیئے جیسا کہ خالق دو جہان اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں

قل ان صلوتی و نسکی و محیای ومماتی لله رب العلمین

امام الانبیا کو کہا اے میرے پیغمبر آپ فرما دیجئے یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری حیات و موت واسطے اس رب کیلئے جو دو جہان کا رب ہے۔ اسی طرح مومن کو چاہیئے تمام عبادات اور قربانیاں خواہ وہ مالی یا جسمانی ہوں اور موت و حیات کو صرف خدا کیلئے خاص رکھے۔

اصحاب شہادت کے فضائل

شہادت کے معنی ہیں حاضری اور گواہی دینا شہید اسی سے ہے شہداء اس کی جمع ہے چونکہ مجاہد حق اور انصاف کے حصول حق و انصاف کے قیام، حق و انصاف کے استحکام، حق و انصاف کی حفاظت اور حق و انصاف کی شہادت پر اپنی قوت و طاقت اپنی جان اور اپنا خون قربان کر دیتا ہے اس لئے اس ہمت و جرات پر خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ سے اسے شہید کا اعزازی لقب عنایت کیا جاتا ہے اور اسے اس دنیا کی عارضی و فانی زندگی کے بدلے آخرت کی حقیقی و ابدی اور پرامن و خوش حال زندگی عطا کی جاتی ہے ارشاد خداوندی ہے

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون- (البقرہ آیت۱۵۴ پ۲)

باقی صـ۴۶ پر